31819 ـ عمرہ کرنے کا طریقہ

سوال

ميں عمرہ كا تفصيلي طريقہ جاننا چاہتا ہوں .

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی كے ہاں كوئي عبادت بھي اس وقت تك قبول نہيں ہوتي جب تك اس ميں دو شرطيں نہ پائي جائيں اور دوشرطيں يہ ہيں :

پہلي : اللہ تعالي كےليے اخلاص وہ اس طرح كہ اس عبادت سے اللہ تعالي كي رضا اورخوشنودي اور دار آخرت چاہي جائے اور اس ميں كسي بھي قسم كي رياكاري اور دكھلاوا شامل نہ ہو اور نہ ہي وہ عمل دنيا كے ليے كيا جائے .

دوسري شرط : اس عبادت ميں قولي اورعملي طور پر نبي صلی اللہ عليہ وسلم كي اتباع وپيروي ہونا ضروري ہے ، اور جب تك نبي كريم صلی اللہ عليہ وسلم كي سنت كي معرفت وپہچان نہ ہو اس وقت تك نبي كريم صلی اللہ وسلم كي اتباع بھي نہيں ہو سكتي .

اس ليے جو كوئي بھي اللہ تعالی كي عبادت كرنا چاہتا ہو ـ چاہے وہ عبادت حج يا عمرہ ياكوئي اورعبادت ہو ـ اسے چاہيے كہ وہ اس ميں نبي كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا طريقہ سيكھے تاكہ اس كا وہ عمل سنت نبوي صلی اللہ عليہ وسلم كے موافق ہو .

ذيل كي سطور ميں ہم سنت نبويہ ميں وارد عمرہ كا طريقہ درج كرتے ہيں :

عمرہ مندرجہ ذيل چار اشياء پر مشتمل ہوتا ہے :

احرام ، بيت اللہ كا طواف ، صفا اور مروہ كي سعي اور سركے بال منڈانا يا چھوٹے كروانا .

اول : احرام باندھنا :

حج يا عمرہ ميں داخل ہونے كي نيت كواحرام كہا جاتا ہے .

جب كوئي شخص احرام باندھنا چاہے تو سنت يہ ہے كہ غسل جنابت كي طرح غسل كرے اور اپنا لباس اتار دے اور بہترين قسم كي خوشبو كستوري وغيرہ جو ميسر ہو سكے سر اور داڑھي ميں لگائے اور چادريں زيب تن كرے اوريہ خوشبو احرام كے بعد بھي اس كے جسم سے آتي ہو تو اسے كوئي نقصان نہيں اس ليے كہ بخاري اور مسلم شريف ميں مندرجہ ذيل حديث ہے :

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جب احرام باندھنے كا ارادہ فرماتے تو جوخوشبو ملتي اسے لگاتے ، پھراس كے بعد ميں كستوري كي چمك نبي صلى اللہ عليہ وسلم كے سر اور داڑھي ميں ديكھتي . صحيح بخاري (271) صحيح مسلم (1190) .

حديث ميں الوبيص كے معني چمك ہيں .

اور احرام كے وقت عورتوں اور مردوں كے ليے غسل كرنا سنت ہے حتي كہ حائضہ اور نفاس والي عورت كے ليے بھي غسل كرنا سنت ہے اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسماء بنت عميس نفاس كو حالت ميں ہي احرام كے وقت غسل كرنے اور لنگوٹ باندھ كر احرام باندھنےكا حكم ديا تھا ديكھيں صحيح مسلم حديث نمبر (1209) .

پھر غسل كرنے اور خوشبو لگانے كے بعد احرام كا لباس زيب تن كرے اور اگر فرضي نماز كا وقت ہو تو نماز ادا كرے ليكن حائضہ اور نفاس والي عورت نماز ادا نہيں كرے گي اور اگر فرضي نماز كا وقت نہ ہو تو دو ركعت تحيۃ الوضوء كي نيت سے ادا كرلے ، نماز سے فارغ ہو كرقبلہ رخ ہو اور احرام كي نيت كرے .

يہ بھي جائز ہے كہ وہ سواري (گاڑي) پر سوار ہونےاور كوچ كرنے تك احرام كي نيت مؤخر كرلے لھذا ميقات سے مكہ مكرمہ روانہ ہونے سے قبل احرام كي نيت كرے .

اور پھر لبيك اللھم عمرۃ كہے اور پھر وہ تلبيہ كہے جونبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كہا تھا اس كے الفاظ يہ ہيں :

(لبيك اللھم لبيك ، لبيك لا شريك لك لبيك ، إن الحمد والنعمۃ لك والملك لا شريك لك) اے اللہ حاضر ہوں ميں حاضر ہوں ، ميں حاضر ہوں تيرا كوئي شريك نہيں ميں حاضر ہوں ، يقينا نعمتيں اور تعريفات اور بادشاہي تيري ہي ہے تيرا كوئي شريك نہيں .

نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے تلبيہ ميں لبيك الہ الحق كے الفاظ بھي شامل تھے ، اور ابن عمر رضي اللہ تعالى عنہ اپنے تلبيہ ميں (لبيك وسعديك ، والخير بيديك ، والرغباء إليك والعمل)(ميں بار بار حاضر ہوں تيري رغبت اور عمل بھي تيرے ليے) كے الفاظ زيادہ كيا كرتے تھے .

مرد کوچاہیے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہے کیونکہ نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں . علامہ الباني رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1599) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور نبي صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھي فرمان ہے : سب سے بہترین حج وہ ہے جس میں تلبیہ بلند آواز سے کہا جائے اور قرباني کا خون بہایا جائے . علامہ الباني رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (1112) میں اسے حسن قرار دیا ہے .

حدیث کے الفاظ العج کا معني تلبیہ بلند آواز سے کہنا اور الثج کا معني قرباني کا خون بہانا ہے .

اور عورت صرف اتني آواز سے تلبیہ کہے جواس کے ساتھ والي کو ہي سنا جائے لیکن ا گر اس کے آس پاس غیرمحرم مرد ہوں تو اسے تلبیہ اونچي آواز سے نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ پست آواز سے کہے کہ کسي کو سنا نہ جائے .

اور اگر احرام باندھنے والے شخص کو کسي چیز کا خوف ہو کہ وہ اسے عبادت مکمل کرنے سے روک دے گي (مثلا بیماري یا دشمن یا روکا جانا یا کوئي اور سبب) تو اس صورت میں اسے احرام مشروط کرلینا چاہیے اور اس کے لیے وہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے :

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگر مجھے کسي روکنے والے نے روک دیا تو جہاں مجھے روکے وہي میرے حلال ہونے کي جگہ ہو گي .

یعني اگر مجھے بیماري یا تاخیر وغیرہ میں سے کسي مانع نے یہ عبادت مکمل کرنے سے روک دیا تو میں اپنے احرام سے حلال ہو جاؤں گا .

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضي اللہ تعالی عنھا کو جب انہوں نے بیماري کي حالت میں احرام باندھنا چاہا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کومشروط کرلیں اور کہا کہ تم جو مستثني کروگي وہ تمہارے لیے تمہارے رب پر ہو گا . صحیح بخاري (5089) صحیح مسلم (1207) .

لھذا جب احرام کومشروط کرنےکےبعد حج یا عمرہ کرنے میں اسے کوئي مانع پیش آجائے تواحرام کھول دے اور اس پر کوئي چیز لازم نہیں آئے گي .

لیکن جسے عبادت مکمل کرنےمیں کسي مانع کا خدشہ نہ ہو تواس کے لائق نہیں کہ وہ احرام کومشروط کرے اس لیے کہ نہ تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے خود احرام کومشروط کیا اور نہ ہي ہر کسي کومشروط کرنے کا حکم دیا , بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضي اللہ تعالی عنھا کو بیماري کے باعث مشروط کرنے کا حکم دیا

تھا .

محرم شخص کے لیے کثرت سے تلبیہ کہنا ضروري ہے خاص کرجب حالات اور جگہ میں تبدیلي ہو مثلا کسي بلند جگہ پر چڑھے یا چڑھائي سے نیچے اترے یا رات شروع ہو یا دن چڑھے ، اور تلبیہ کہنے کےبعد اللہ تعالی کي رضاو خوشنودي اور جنت طلب کرے اور اس کي رحمت سے آگ سے پناہ طلب کرتا رہے .

دوران عمرہ احرام سے لیکر طواف کي ابتدا کرنے تك تلبیہ کہنا مشروع ہے لھذا جب طواف کي ابتدا کرے تو تلبیہ کہنا ختم کردے .

ـ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا :

جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے اور اگر میسر ہو سکے تو اسے میں داخل ہونے کےلیے غسل کرنا چاہیے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا تھا . صحیح مسلم (1259)

دوم : طواف :

جب مسجد حرام میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر رکھے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(بسم اللہ ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ، اللھم اغفر لي ذنوبي ، وافتح لي أبواب رحمتك ، أعوذ باللہ العظیم ، وبوجھہ الکریم ، وبسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم) اللہ تعالی کے نام سے اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو ، اے اللہ میرےگناہ بخش دے اور میرے لیے اپني رحمت کے دروازے کھول دے ، میں عظیم اللہ اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کي قدیم بادشاہي کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر حجراسود کي جانب جائے اور دائیں ہاتھ سے اس کا استلام کرے اور اس کا بوسہ لے اور اگر بوسہ لینا مشکل ہو تو اپنےہاتھ سے حجر اسود کو چھوکر ہاتھ کا بوسہ لے لے (حجر اسود کوہاتھ سے چھونے کانام استلام ہے) اور اگر استلام کرنا بھي ممکن نہ ہو تو حجر اسود کي جانب رخ کرکے اس کي جانب اشارہ کرکے تکبیر کہے اور ہاتھ کو نہ چومے .

حجر اسود کا استلام کرنے میں بہت فضیلت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

اللہ تعالی روز قیامت حجر اسود کو لائے گا تو اس کي دو آنکھیں ہونگي ان سے دیکھے گا اور زبان ہو گي جس سےبات کرےگا اور جس نے بھي اس کا حقیقي استلام کیا ہو گا اس کي گواہي دےگا . علامہ الباني رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب (1144) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور افضل یہ ہے کہ وہ دھکم پیل نہ کرے اور باقي لوگوں کو تکلیف واذیت نہ دے کیونکہ حدیث میں ہےکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضي اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا :

اے عمر تو قوي وطاقتور شخص ہے حجر اسود پربھیڑ نہ کر کیونکہ کمزور وناتواں کو تکلیف دےگا , اگر فرصت پاؤ تو اس کااستلام کرلو وگرنہ اس کي جانب رخ کرکے تکبیر کہ لو . مسند احمد (191)علامہ الباني رحمہ اللہ نے مناسك الحج والعمرة (21) میں اسے قوي کہا ہے .

پھردائیں جانب چلے اور بیت اللہ کواپني بائیں جانب رکھے اور جب رکن یماني (یہ حجر کی بعد تیسرا کونہ ہے) کا استلام کرے رکن یماني کا نہ توبوسہ لے اور نہ ہي وہاں تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے اوراگر اس کااستلام بھي نہ کرسکےیعني اسےہاتھ نہ لگا سکے تووہاں سےآگے چل دے اوراس پر رش نہ کرے ، رکن یماني اورحجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النارا ے ہمارےرب ہمیں دنیا میں بھي نیکي عطا فرما اور آخرت میں بھي بھلائي عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات دے . سنن ابوداود ، علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحیح ابوداود (1666) میں اسے حسن قرار دیاہے .

جب بھي حجراسود کےپاس سے گزرے تواس کے سامنےآکرتکبیر کہے، اور باقي طواف میں اسے جودعا پسند ہو وہ کرے یااللہ کا ذکر کرے اور یاپھر قرآن مجید کي تلاوت کرے کیونکہ طواف اللہ تعالي کے ذکر کے لیے بنایا گیا ہے .

اور مرد کےلیے اس طواف میں دوچیزیں کرنا ضروري ہیں :

اول : ان میں سے ایك تو اضطباع ہے یہ طواف کي ابتدا سے لیکر اس کے اختتام تك ہوگا ، اضطباع یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں کندھا ننگا کرلےوہ اس طرح کہ چادر کا درمیانہ حصہ اپنے دائیں کندھے کےنیچے رکھےاور دونوں کنارے بائیں کندھے پرہوں ، اور جب طواف مکمل کرلے توچادر کوطواف سے پہلے والي حالت میں ہي کرلے کیونکہ اضطباع صرف طواف کے لیے ہے .

دوم : دوسري چیز طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ضروري ہے ، رمل یہ ہےکہ چھوٹےچھوٹے قدموں کےساتھ تیز تیز چلا جائے ، اور باقي چار چکروں میں رمل نہیں بلکہ وہ عام عادت کے مطابق ہي چلے .

جب طواف کےسات چکر پورےکرچکے تواپنا دایاں کندھا ڈھانپ لے اور مقام ابراہیم کي جانب جائے اور یہ آیت پر (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور مقام ابراہیم کو نماز کي جگہ بناؤ ، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دورکعت ادا کرے پہلي رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون قل یا ایھاالکافرون اور دوسري رکعت میں سورۃ فاتحہ کےبعد قل ھواللہ احد پڑھے ، پھر نماز سے فارغ ہو کرحجر اسود کےپاس جائے اور اگر میسرہو سکے تو اس کا استلام کرے ،

يہاں صرف استلام كرنا ہي مشروع ہے ، اوراگر استلام كرنا ممكن نہ ہو تو وہاں سے چل نكلے اور حجراسود كي جانب اشارہ نہ كرے .

سوم : سعي

پھر سعي كرنے كےليے صفا مروہ كي جانب جائے اور يہ آيت پڑھے إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِيقينا صفااور مروہ اللہ تعالي كي نشانيوں ميں سے ہيں ، اور يہ كہے ہم وہاں سے ابتدا كرتےہيں جہاں سے اللہ تعالي نےابتدا كي ، اور پھر صفا پر چڑھے حتي كہ كعبہ نظر آنے لگے اور قبلہ رخ ہو كرہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالي كي حمدوثنا بيان كركے جوچاہے دعا كرے ، يہاں پر رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم يہ دعا كيا كرتے تھے : (لا إله إلا الله وحده لا شريك له , له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير . لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده) اللہ تعالي كے سوا كوئي عبادت كےلائق نہيں وہ اكيلا ہے اس كا كوئي شريك نہيں ، اسي كے ليے ملك ہے اسي كے ليے تعريف ، وہي زندہ كرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ ہرچيز پر قادر ہے، اللہ تعالي كے سوا كوئي عبادت كے لائق نہيں وہ اكيلاہے جس نے اپنا وعدہ پورا كيا اور اپنےبندے كي مدد فرمائي اور تنہا ہي تمام جماعتوں كو شكست دي . صحيح مسلم حديث نمبر (1218)

يہ تين بار دھرائے اور اس كے مابين دعا بھي كرے يعني وہ مندرجہ بالا كلمات كرنے كے بعد دعا كرے اور پھر دوسري بار يہي كلمات ادا كركے دعا كرے اور پھر تيسري بار كلمات ادا كركے مروہ كي جانب روانہ ہو جائے اور تيسري بار يہ كلمات ادا كرنے كے بعد دعا نہ كرے .

اور جب سبز ستونوں كےپاس پہنچے تو حسب استطاعت تيزي سے دوڑ لگائےاور كسي دوسرے كوتكليف واذيت نہ دے كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم نے صفا مروہ كےمابين سعي كي اور فرمايا: ابطح دوڑے بغير طے نہ كي جائے سنن ابن ماجہ علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح ابن ماجہ (2419) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

اور ابطح وہ مسافت ہے جو اس وقت دو سبز ستونوں كےمابين ہے .

جب دوسرےسبز ستون كے پاس پہنچے تو عام حالت ميں چلنا شروع كردے حتي كہ مروہ پر پہنچ جائے اور مروہ پرچڑھنے كے بعد قبلہ رخ ہو اور ہاتھ اٹھا كروہي كلمات كہے جو صفا پر كہے تھے اور پھر مروہ سے نيچے اترنے كے بعد چلنے والي جگہ پر چلے اور دوڑنے والي جگہ پر دوڑ لگائے، اور جب صفا پر پہنچے تو جس طرح پہلے كيا تھا اسي طرح اس بار بھي كرے، اور اسي طرح مروہ پر حتي كہ سات چكر مكمل كرے، اس كا صفا سے مروہ جانا ايك چكر اور مروہ سے صفا واپس آنا دوسرا چكر ہے ، سعي كرنے والااپني سعي ميں جوچاہے دعا كرسكتا ہے اور قرآن كي تلاوت بھي كرسكتا ہے .

تنبيہ :

فرمان باري تعالي : إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِيقينا صفااور مروہ اللہ تعالي كي نشانيوں ميں سےہيں، يہ آيت سعي كرنے والا صرف اس وقت پڑھےگا جب وہ سعي كےليے صفا كے قريب پہنچے اور صرف سعي كي ابتدا ميں پڑھي جائے گي، ہربار صفا پر آنے كے وقت يہ آيت پڑھني مستحب نہيں جيسا كہ بعض لوگ كرتے بھي ہيں .

چہارم : سرمنڈانا يا بال چھوٹے كروانا :

جب سعي كے سات چكر مكمل كرچكے تومرد اپنے پورے سر كومنڈائے، يا پھر اپنے بال چھوٹے كروائے .

پورے سر كومنڈوانا ضروري ہے اور اسي طرح پورے سركےہرجانب سے سب بال چھوٹے كروانا ضروري ہيں ليكن سر منڈانا افضل ہے كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے سرمنڈانے والوں كے ليے تين بار اور بال چھوٹے كروانے والوں كے ليے ايك بار دعافرمائي ہے . صحيح مسلم حديث نمبر (1303) .

ليكن عورت اپنے بال انگلي كے ايك پورے جتنے بال كاٹےگي .

تواس طرح عمرہ كے اعمال مكمل ہوچكے تواس طرح عمرہ احرام ، طواف ، سعي اور سرمنڈانا يا بال چھوٹے كروانے كوعمرہ كہا جائے گا.

اللہ تعالي سے ہماري دعاہے كہ وہ ہميں اعمال صالحہ كرنے كي توفيق عطا فرمائے، اور ہمارے اعمال قبول فرمائے يقينا وہ قريب اور دعائيں قبول كرنے والا ہے .

ديكھيں : كتاب مناسك الحج والعمرة للالباني , اور كتاب صفۃ الحج والعمرۃ وكتاب المنھج لمريد الحج تاليف ابن عثيمين رحمہم اللہ تعالي .

واللہ اعلم .